

قرآن حکیم سے انماض اور اترانی رویے کے اثرات و نتائج،  
مسائل اور ان کا تریاق

eISSN: 2617-3336  
pISSN: 2617-3700



**THE EFFECTS & RESULTS OF SYCOPHANCY AND  
OPULENCE TOWARDS QURAN-E-HAKEEM AND ITS  
PANACEA**

**Zujajah<sup>1</sup>**

<sup>1</sup>M. Phil Islamic Studies, M.A Arabic,  
Educationist Govt. College Women University, Faisalabad.

**ABSTRACT**

*The pivot role of ultra degeneration is the sycophancy and opulence towards Quranic guidance. The luxurious class (مترفین) can't gain the confidence of the world establishment despite their sycophancy (مدابنت). This is the universal truth. 'The have class' fears to loose its culture and clutch if it gives up the way of fawning and light attitude for the Devine Law.*

*The sycophancy is hypocrisy that is like plague. By kowtow and compromising the opulents control the jury, the iron powers and legislature, the resultant is economy crises leading & default. They are sucking the blood of the people. Hence the structure and built will collapse from the roots of foundation. The word of sycophancy (مدابنت) is employed in the sense of showing flexibility and softness on inappropriate occasions. Unless the system of usury (رباء) is destroyed completely, the knowledge, religion and culture are mere empty names. The mentioned problems can be solved only by giving up the usury (رباء) the sycophancy (مدابنت) and the opulence (اتراف) then the Almighty Allah shall bless us with good pure life (حياة طيبة).*

Received:

18-Jul-20

Accepted:

01-Aug-20

Online:

30-Dec-20

**KEYWORDS**

Sycophancy,  
Opulence, Usury,  
Kowtow,  
Hypocrisy,  
Culture Clutch

سورة الواقعة کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ”سورة الغنى“ ہے اور جو شخص اس کو ہر رات پڑھے گا اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔ اس

کی ایک آیت

”أَقْبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُذْهَبُونَ“<sup>۱</sup>

(پس کیا تم اس حدیث کو سرسری سمجھ رہے ہو؟)

ایک آئینہ آب ہے جس میں ہماری انفرادی اور اجتماعی معاملات زندگی کی بہترین عکاسی ہو رہی ہے۔ حدیث سے مراد قرآن کریم ہے، مدہنت وہ نرمی ہے۔ جو ہم کفر و نفاق کے مقابلے میں اختیار کر رہے ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو اپنانے کی بجائے تمام کافروں کو خوش کرنے کے لئے نرمی، اعراض، انماض اور بے اعتنائی کا راستہ اپنایا ہوا ہے۔

”مدہنون“ ادھان سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی تیل کی ماش کرنے کے ہیں اور تیل ماش سے اعضا نرم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نرم کرنے اور ناجائز مواقع برتنے کے معنی اور نفاق کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ آیت مذکورہ میں یہ لفظ آیات الہیہ کی تصدیق میں نفاق یا تکذیب کے معنی میں استعمال ہے۔“<sup>۲</sup>

ارباب بست و کشاد کا فرمان ہے کہ ہم ربا (سود) کے بارے میں قرآنی وعید کی مخالفت کا سوچ بھی نہیں سکتے اور روضہ رسول ﷺ کے سامنے اس سے نجات کا وعدہ بھی کر آتے ہیں لیکن بڑی ڈھٹائی سے کہا جاتا ہے کہ عالمی اداروں سے قرضوں پر سود کی ادائیگی پر بھی سود قرضہ لینا پڑتا ہے۔

اس چالپوسی، خوشامد یا مدہنت کے باوجود یہ مہاجن خوش نہیں ہو سکتے۔ یہ Universal truth یعنی عالمی سچائی ہے کہ:

”وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ“<sup>۳</sup>

(آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے طریقے سے تابع نہ بنا جاؤ۔)

ان کا طریقہ کیا ہے؟ ”خدا پرستی کے پردے خود پرستی ریاکاری اور گندم نمائی جو فروشی“؛ جس کے بارے میں آج کے فراعنہ

(Superpowers) کی طرح فرعون موسیٰ نے مترفین کو ڈرایا تھا۔

”وَيَذَّهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثَلَّىٰ“<sup>۴</sup>

(ان کا مقصد یہ ہے کہ تمہارے مثالی طریق زندگی کا خاتمہ کر دیں)

الوقعة: 81

محمد شفیع، مولانا، مفتی، معارف القرآن (کراچی: ادارۃ المعارف)، ج 1، ص: 288

البقرة: 120

”مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی (نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، جون 2012ء)، ج 1، ص: 985

۵: 63

”غرض وہ سب کچھ جس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں غارت ہو کر رہ جائے گا۔ اس کے بعد تو نری

”ملائیت“ کا دور دورہ ہو گا جسے برداشت کرنے سے مر جانا بہتر ہے۔“<sup>۱</sup>

آج ہم اغیار کے سے اطوار اختیار کرتے ہوئے اس آیت ربانی کی تصویر بن گئے۔

” وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكذِّبُونَ“<sup>۲</sup>

(اور تم نے اپنا رزق (اور نصیب) اس (قرآن) کو جھٹلانے کو بنا رکھا ہے)۔ تم اس کتاب کے ذریعے

لوگوں کو ان کے صحیح مقام سے پھسلاتے ہو)

ان کے مطابق ہم نے دین کے بغیر یعنی سیکولر نظام چلا رکھا ہے۔ قرآن کی مخالفت کو اپنا پیٹ کا دھندا بنا رکھا ہے۔ اصل اہمیت ہماری

نگاہ میں روٹی ہے اور اس کے لئے حق کی مخالفت مثلاً سودی نظام کے لئے باطل (عالمی اداروں) کا سہارا لینے میں کوئی تامل نہیں۔

” وَذُؤا لَوْ تَذٰهُنْ فَيَذٰهُنْ“<sup>۳</sup>

”یعنی تم اسلام پر عمل میں ڈھیلے پڑ جاؤ۔ ان کی گمراہیوں کی رعایت اور نرمی کر کے اپنے دین میں کچھ

ترمیم کرنے پر آمادہ ہو جاؤ تو یہ تمہارے ساتھ مصالحت کر لیں۔“<sup>۴</sup> یہ ہے ان کی Diplomacy

” اَنْتَ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هٰذَا اَوْ بَدِّلْهُ“<sup>۵</sup>

”اگر تم اس قرآن کی تعلیمات کو نہیں بدلنا چاہتے تو کم از کم اس میں اتنی لچک ہی پیدا کرو کہ ہمارے اور

تمہارے کے درمیان کم و بیش پر مصالحت ہو سکے۔ کچھ ہم تمہاری مانیں کچھ تم مان لو۔“<sup>۶</sup>

حالانکہ اللہ کا فرمان ہے:

” جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ“<sup>۷</sup>

<sup>۱</sup> مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی، ج 1، ص: 985

<sup>۲</sup> الواقعة: 82

<sup>۳</sup> القلم: 9

<sup>۴</sup> مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی، ج 2، ص: 882

<sup>۵</sup> یونس: 15

<sup>۶</sup> مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی، ج 1، ص: 637

<sup>۷</sup> التحريم: 9

ع ”رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن“<sup>۱</sup>  
”کوئی جماعت (معاشرہ) جو اپنے اندر منافقوں اور غداروں کی پرورش کرتی ہو اور جس میں گھریلو سانپ عزت اور تحفظ کے ساتھ آستینوں میں بٹھائے جاتے ہوں، اخلاقی زوال اور بالآخر کامل تباہی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔“<sup>۲</sup>

”نفاق کا حال طاعون (Plague) کا سا ہے۔ اور منافق وہ چوہا ہے جو اس وبا کے جراثیم لئے پھرتا ہے اس کو آبادی میں آزادی کے ساتھ چلنے پھرنے کا موقع دینا گویا پوری آبادی کو موت کے خطرے میں ڈالنا ہے۔ ان سے جہاد اور سخت برتاؤ ایسا کیا جائے کہ جس سے ایسے منافق کو خود معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کی پوری آبادی میں کہیں بھی اس کا کوئی وقار نہیں۔ اور کسی دل میں اس کے لئے احترام کا کوئی گوشہ نہیں۔ اس نے غیر مسلم سرپرستوں کی چاپلوسی اور خوشامد سے مکمل اجتناب کیا۔“<sup>۳</sup>  
”ادھن، مد اہنت یا چاپلوسی کرنا ازراہ قصیح بخلاف باطن نرمی برتنا“ اس شعر سے ادق مبین ہو جاتا ہے۔“<sup>۴</sup>

”کرتا ہے خوشامد بڑے رعب سے انور  
مکھن بھی لگائے تو لگاتا ہے چھری سے“<sup>۵</sup>

چھری نفاق اور مکھن خوشامد کا استعارہ ہے۔

”ادھان“ کے معنی ہیں کسی چیز سے مد اہنت برتنا۔ اس کو اہمیت نہ دینا۔ اس کو سنجیدہ توجہ کے قابل نہ سمجھنا۔ انگریزی میں (To take lightly) کے الفاظ اس مفہوم سے قریب تر ہیں۔“<sup>۶</sup>  
”پھر کیا اس کلام کے ساتھ تم بے اعتنائی برتتے ہو۔“

<sup>۱</sup> اقبال، علامہ، ڈاکٹر، سر، کلیات اقبال، (کراچی: فضلی سنز، 1999ء)، ص: 667

<sup>۲</sup> مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی، ج2، ص: 637

<sup>۳</sup> ایضاً

<sup>۴</sup> کیلانی، عبدالرحمن، مترادفات القرآن، (لاہور: مکتبہ السلام، نومبر 2007ء)، ص: 844-845

<sup>۵</sup> www.urduweb.org

<sup>۶</sup> مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1993ء)، ج5، ص: 295

ہماری انفرادی اور اجتماعی اور قومی زندگی اسی اغراض و انماض احکام الہی کی آئینہ دار ہے ”المومن مرأة المومن“ کے احساس کے ساتھ عکس دیکھتے ہیں:

اجتماعی دانش کی آماجگاہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) قرآن و سنت سپریم لاء کے دعوے دار جرائم پیشہ نمائندوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ ہر تقریب ہم تلاوت قرآن سے شروع کرتے ہیں لیکن عملاً ہم منافقت اور مہانت کی چکنی پھسلن سے پھسل کر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات سے لڑکھڑا کر کوسوں دور بعد المشرقین و المغربین پار کر جاتے ہیں۔ تفسیر جلالین میں مدھنون کو متہاونون مکذبون کہا گیا ہے، یعنی معمولی غیر سنجیدہ رویہ جو ہمارا وطیرہ ہے۔

میڈیا پر ہم دینی مذہبی پروگراموں میں ذومعنی اخلاق باختہ اشتہارات (Commercials) کے ذریعے چکنی چڑی، باتوں سے اپنے آپ کو حالت عبادت میں سمجھتے ہیں حالانکہ ہم احکامات قرآن و حدیث کی دھجیاں اڑا رہے ہوتے ہیں۔ بازاروں میں تلاوت قرآن کی گونج میں کاروباری تجارت دھوکے فریب کے ذریعے چلا رہے ہیں۔ خیانت کرپشن ہماری ہڈیوں میں رچ بس گئی ہے۔

”اللهم انا نعوذ بلك من الجوع، فانه بنس الضجيج و نعوذ بك من الخيانة فانها بنست البطانة“<sup>۲</sup>

(اے اللہ! ہم بھوک سے تیری پناہ چاہتے ہیں یہ بہت بری ہم نشین ہے ساتھ سونے والی اور ہم خیانت سے تیری پناہ کے طلب گار ہیں یہ بہت بری ہم راز ہے۔)

نافرمانیوں کا انجام اس آیت سے مبرہن ہے۔

”... مُثْرَفِيهَا ... تَذْمِيرًا“<sup>۳</sup>

(اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں جس کی وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرتے لگتے ہیں۔ تو اس پر عذاب کی بات ثابت ہو جاتی ہے۔ پھر ہم اسے تباہ و برباد کرتے ہیں۔)

متر فین سے مراد وہ عیاش لوگ جو دنیوی، مال و دولت کو پا کر مزے کر رہے ہیں اور خدا و خلق کے حقوق سے غافل ہوں۔ قرآن حکیم کی سات سورتوں (ہود، بنی اسرائیل، الانبیاء، مومنون، سباء، زخرف، اور واقعہ) میں متر فین کے مادہ (ترف) کے آٹھ مشتقات نازل ہوئے

<sup>۱</sup> ابوداؤد، رقم الحدیث: 4918

<sup>۲</sup> سنن النسائی، رقم الحدیث: 5468

<sup>۳</sup> بنی اسرائیل: 16

ہیں۔<sup>۱</sup> اس کا مفہوم آسودہ حال ہونے کی وجہ سے بدمست ہونا ہے یعنی ”حال مست مال مست“ اور اپنے درباروں اور ڈیروں کو احسن ندیا<sup>۲</sup> (شاندار مجلس) قرار دیتے ہیں۔ ان کی محفلیں کس ٹھاٹھ باٹھ سے سجتی ہیں۔ یہ ہے ہمارے ملک کی اشرافیہ جو اہل ایوان اختیار ہیں۔ اہل عدل وقسط ہیں۔ اہل حرب و حدید ہیں۔ ”یہ مترفین وہ ہیں جو دوسروں کے خون پسینے کی کمائی پر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔“<sup>۳</sup> اور بے بس غریب عوام جمہوریت کے نام پر حکومت بھی کرتے ہیں۔

"From root TARF (ترف) which has the basic notion of "opulence" and luxury. In present day language (terminology) they are called parasites who live in luxury on the sweatened labour of the other people."

”دیو استبداد جمہوری قبائیں پائے کوب“

”مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا... إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ...“<sup>۴</sup>

(اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے وڈیروں، رئیسوں اور مجرموں کے سرغٹوں کو لگا دیا ہے کہ وہاں اپنے مکرو فریب کا جال پھیلائیں۔ دراصل وہ فریب کے جال میں آپ پھنستے ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔)

وقت کے ایسے فرعونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر یہ دُعائے ضرار جاری کروادی۔

” وَقَالَ مُوسَى رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا... فَلَا... الْعَذَابَ الْأَلِيمَ“<sup>۵</sup>

(اور موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: اے ہمارے رب! بیشک تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں اسباب زینت اور مال و دولت (کی کثرت) دے رکھی ہے، اے ہمارے رب! (کیا تو نے انہیں یہ سب کچھ اس لیے دیا ہے) تاکہ وہ (لوگوں کو کبھی لالچ اور کبھی خوف دلا کر) تیری راہ سے بہکا دیں۔

انوار، محمد عبد الباقی، المعجم المفہرس للالفاظ القرآن الکریم، (طہران: انتشارات اسلامی)، ص: 211

۲مریم: 73

Pervaiz, Ghulam Ahmad, Exposition of the Holy Quran, (Lahore: Talu-e-Islam Trust, June 2010), P:699<sup>۲</sup>

۳اقبال، علامہ، ڈاکٹر، سر، کلیات اقبال اردو، ص: 374

۴الانعام: 123

۵یونس: 88

اے ہمارے رب! تو ان کی دولتوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو (اتنا) سخت کر دے کہ وہ پھر بھی ایمان نہ لائیں حتیٰ کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔)

یہ ہے قومی مجرموں کا وہ طائفہ جسے اینگلو سیکس سن لاء کے طلاب و طالبان نے فاحکم بین الناس بالحق کی ترازو کے سایے میں گاڈ فادر اور سبیلیں مافیا کے تعارف کے ساتھ سزایاب کیا لیکن عدل وقت نے اپنے ہی سزایافتگان کو سرپر بٹھالیا اس بڑھیا کی طرح جس کا تذکرہ قرآن کریم میں بطور تنبیہ اس طرح سے ہے۔

”وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَفَّسَتْ غَزَلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا“<sup>۲</sup>

(اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کات لینے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔)

”إِعْدِلُوا ۖ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ“<sup>۳</sup>

کی نوک قلم و کلا جھوٹے گواہوں کی دلالی میں جسم و جان فروشی گلشن کا کاروبار چل رہا ہے۔

”وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ“<sup>۴</sup>

کی زنجیر عدل کی جھنکار سے قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد کی نغسگی میں کاش ہم ایسے رویوں سے بچ جائیں جس کے بارے میں

قرآنی پیغام ہے:

”وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ“<sup>۵</sup>

(اور جو شخص اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ (حکومت) نہ کرے سو وہی لوگ کافر ہیں۔)

”ہم الظلمون“<sup>۶</sup>

”ہم الفاسقون“<sup>۷</sup>

”بنے ہیں اہل ہوس، مدعی بھی منصف بھی

۱ص: 28

۲النحل: 92

۳المائدہ: 8

۴النساء: 58

۵المائدہ: 44

۶المائدہ: 45

۷المائدہ: 47

کے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں“<sup>۱</sup>

مداہنت، غیر سنجیدگی، اعراض، بے اعتنائی، اغماض اور Taking lightly سے آراستہ پیراستہ ڈھیلا ڈھالا سرسری قرآن مجید سے سلوک کا نیا ”شاہکار“ بے اختیار سی وفاقی شرعی عدالت کا سودی نظام کو پانچ سال میں ختم کرنے فیصلہ ہے۔ جسے حکومت نے اب پھر چیلنج کر دیا ہے۔ اسی بے بال و پر وفاقی شرعی عدالت کے ایسے ہی فیصلے کے خلاف Writ جو پہلے ہی تیس سال ”فاحکم بین الناس بالحق“ کی میزان لگی ہوئی تھی۔ اب پھر شرفاء نے سودی نظام کے دفاع کے لئے اس کے دوسرے پلڑے میں انڈیل دی ہے۔ مزید برآں پانچ نجی بینکوں سے بھی سودی نظام کی بقا کے لئے پانگ (Equipose) کے طور پر اس شرعی فیصلے کو چیلنج کروا دیا ہے۔ اور تو اور اسلامی بینک کے تمام جھروکے (Windows) سود کے صحنوں میں کھلتے ہیں۔

”اب کوئی عقل والا جس کا ذہن اور فہم صحیح کام کر رہا ہے۔ وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا البتہ ”الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِينِ“<sup>۲</sup> کے تحت اگر شیطان نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا ہے۔ تو وہ ماں کے ساتھ بھی نکاح کر سکتا ہے۔“<sup>۳</sup>

نبی اکرم ﷺ نے بہت شدت کے ساتھ اس کی قباحت بیان فرمائی ہے۔ قرآن مجید میں ”فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ“<sup>۴</sup> اور پس اگر تم نہیں کرو گے (یعنی تم سود نہیں چھوڑو گے) تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے آگاہ ہو جاؤ۔ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی شدت کسی چیز کے بارے میں اختیار نہیں کی جو سود کے متعلق کی ہے۔ اس لئے یہ بات لازمی طور پر ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ کوئی عام گناہ نہیں ہے۔ بہت شدید نوعیت کا گناہ ہے۔

”اِسْ بِنُوْكَ اِسْ فِكْرِ چالاک یہود  
نورِ حق از سینہ آدم ربود  
تا تہ و بالا نگرود اِس نظام

افیض، احمد فیض، دستِ صبا (لاہور: مکتبہ کارواں) ص: 66

275 البقرة: 2

(ان ینکح الرجل امه) 2274 سنن ابن ماجہ: 3

675، ص: 1ء)، ج 2022 سعید، حافظ، پروفیسر، تعلیم لقرآن، (لاہور: دارالندلس، اپریل 4

277 البقرة: 5



دانش و تہذیب و دین سودائے خام<sup>۱</sup>

(یہ بینک جو یہودیوں کی عیار سوچ کا نتیجہ ہیں انسان کے سینے سے اللہ تعالیٰ کا نور نکال لیتے ہیں۔ جب تک یہ سودی نظام تہ وبالانہ ہو۔ دانش، تہذیب اور دین کی باتیں بے سود ہیں۔)

اللہ تعالیٰ کے احکامات سے انماض و بے اعتنائی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفران کرنے والوں کا تذکرہ ایک بستی کے حوالے سے قرآن میں ایسے آیا ہے۔

”وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً... يَا أَيُّهَا... يَا أَيُّهَا... اللَّهُ لِبَاسِ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ“<sup>۲</sup>

بھوک اور خوف ان کا لباس بن گیا۔ مہنگائی بدامنی، دہشت گردی کا دور دورہ ہو گیا۔

پارلیمان میں ”ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے انجان گلستان کیا ہو گا۔“ الامان والحفیظ

ملک میں رزق کی کیسی ریل پیل ہے کہ ایک پھل کا سیزن ختم نہیں ہوتا کہ دوسرے پھل آجاتے ہیں۔ اللہ کے انعامات اور احکامات

سے سرسری گزرنے والے اور ان کو معمولی اور بے وقعت سمجھنے والے قرآن کی یہ وعید پلے باندھ لیں:

” فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَعَثَةٌ فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ“<sup>۳</sup>

ان اللہ علی کل شئی قذیر کے مقابلے میں اپنے زعم میں انار بکم الاعلیٰ (Super power) بننے کے لئے دنیا کے ممالک

کو مالی لحاظ سے ترقی یافتہ (مالی برہمن) اور ترقی پذیر (مالی شور) میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ اور حیلے بہانے سے کمزور ممالک کے رہے سبے سانسوں کی

آکسیجن بھی چھیننے کی سازشیں سوچتے رہتے ہیں ذرا اپنے سے پہلے عاوشمود کا انجام دیکھیں۔

” وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطَرَتْ مَعِينَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسَلِكُهُمْ لَمْ تَسْكُنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۚ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ“<sup>۴</sup>

یہ انہی خوش حال معیشت پر غرور اور ناشکری کرنے والی سپر پاورز اللہ واحد القہار کی ایک ان دیکھی مخلوق ”کورونا“ کی بھی مار نہیں۔

ازفۃ الازفۃ (آنے والے گھڑی قریب آگئی ہے۔)

اقبال، علامہ، ڈاکٹر، سر، کلیات اقبال فارسی، ترتیب و ترجمہ: پروفیسر عبداللہ ہاشمی، (لاہور: جدید مکتبہ<sup>۱</sup> 1031ء)، پس چہ باید کرد، ص: 2022 دانیاں،

<sup>۲</sup> النحل: 112

<sup>۳</sup> الانعام: 44

<sup>۴</sup> القصص: 58

اے خاک نشینو اٹھ بیٹھو وہ وقت قریب آ پہنچا ہے  
جب تخت گرائے جائیں گے جب تاج اچھالے جائیں گے<sup>۱</sup>

مدھنوں اور یدھنوں میں مبتلا ہو کر اللہ کی کتاب سے لاپرواہی اور بے توجہی کا نتیجہ اس آیت میں آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی

ہے۔

”وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى“<sup>۲</sup>  
(اور جو میرے ”ذکر“ (میری یاد اور نصیحت) سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی  
اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔)

”معیشتہ ضنکا کو حیاة طیبہ سے بدلنا چاہو تو یہ ربانی نسخہ اپناؤ۔  
”مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ  
أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ“<sup>۳</sup>

(جو کوئی نیک عمل کرے (خواہ) مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو تو ہم اُسے ضرور پاکیزہ زندگی کے ساتھ  
زندہ رکھیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر (بھی) عطا فرمائیں گے۔ ان اچھے اعمال کے عوض جو وہ انجام  
دیتے تھے۔)

”كُلُوا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبُّ غَفُورٌ“<sup>۴</sup>

بلدہ طیبہ۔ کشور حسین شادباد

”فِي مَوْجِ كَالْجِبَالِ“<sup>۵</sup>

(مثل کہسار موجوں کے اس سماں میں)

اتراف (Opulence) اور مداہنت (Sycophancy) کے طوفان یم بہ یم سے دوچار آج مملکتِ خداداد، حکم الہی کی طلب گار

ہے۔

فیض، احمد فیض، نسخہ ہائے وفاء، (لاہور: مکتبہ کارواں)، ص: 138

۲ ظا: 124

۳ النحل: 97

۴ سبا: 15

۵ ہود: 42

”وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكَ وَيَسْمَاءُ أَفْلَحِي وَغِيصَ الْمَاءُ“<sup>۱</sup>

(اور کہا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا)

قرآن حکیم سے مدہنت کے لرزشی تختے پر پاؤں کبھی بھی پھسل سکتے ہیں اور ہمارا قومی وجود جھول کر دھڑام سے لٹک سکتا ہے۔ اس

سے بچنے کے لئے اس آیت کو حرز جاں بنائیں۔

”وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

وَلَكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“<sup>۲</sup>

”إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ“<sup>۳</sup>

اے مسلمان ہر گھڑی پیش نظر

آیہ لایخلف المعیاد رکھ<sup>۴</sup>

اللہ نے رزق کا اوپر سے نیچے سے ایلنے کا وعدہ ایک اور انداز سے فرمایا:

”وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَآكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ

وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ“<sup>۵</sup>

چونتیس (34) آیات قرآنی، تین (3) احادیث اور سات (7) اشعار اس مفہوم پر منج ہوتے ہیں کہ قرآن سے مدہنت اشرفیہ

(مترفین) کی نافرمانیاں اور رباء کا بیاجی نظام ہمیں حفرة من النار میں گرا رہا ہے اس سے محفوظ رہنے اور اس انجام سے بچنے کا واحد نسخہ

فلنحيينه حياة طيبة کو اختیار کرنے میں ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمیں اسے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ<sup>۶</sup>

۱سورہ: 44

۲96 الاعراف:

۳58 الذاریات:

4396، ص: 1999 اقبال، علامہ، ڈاکٹر، سر، بانگِ درا، (کراچی): فضلی سنز،<sup>۴</sup>

۵66 المائدہ:

۶53 الزمر: